السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں آلوؤں کی فصل بہت ہوتی ہے کیا اس سے بھی عشر نکالا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن وحدیث کے جو عمومی دلائل ہیں ان کا تقاضا ہے کہ ہر زمینی پیداوار سے عشر نکالا جائے بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے۔ عمومی دلائل حسب ذیل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ''اے ایمان والو!اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو اور اس چیز سے بھی جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں پیدا کیا ہے۔''[1]

اس عام حکم کا تقاضا ہے کہ زمین سے پیدا ہونے والی ہر چیز سے زکوۃ ادا کی جائے۔ قرآن مجید میں ہے:

''اور اس میں جو حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو۔''[2]

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کھیتی سے غلہ کاٹ کر صاف کر لیا جائے اور درختوں سے پھل توڑ لیا جائے تو اس سے حق واجب ادا کرنا چاہیے۔ اس آیت کریمہ کے عموم کا بھی تقاضا ہے کہ زمین کی ہر پیداوار سے عشر ادا کرنا چاہیے۔ آلو کی فصل تو بہت منفعت بخش ہے، اگر اس کی پیداوار نصاب کو پہنچ جائے تو اس سے عشر دینا چاہیے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو، گندم، منقی اور کھجور ان چار اصناف کے علاوہ کسی غلے سے زکوۃ نہ وصول کی جائے۔''[3]

اس حدیث سے کچھ اہل علم نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ آلو وغیرہ سے عشر نہیں لیا جائے گا کیونکہ عشر کے لیے حدیث میں صرف چار اجناس کا ذکر ہے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ ابو حذیفہ نامی راوی کا حافظہ کمزور ہے نیز اس میں سفیان ثوری مدلس راوی ہیں جو ''عن'' سے بیان کرتے ہیں پھر طلحہ بن یحییٰ بھی مختلف فیہ ہے، لہٰذا عمومی دلائل کے پیش نظر آلوؤں سے عشر ادا کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البقرۃ: ۲۸۶۔

[2] الانعام: ۱۴۱۔

[3] مستدرک حاکم: ص۴۰۱، ج۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:188

محدث فتویٰ